ارشادات: حضرت ڈاکٹر مولانا شیر علی شاہ صاحب

ترتیب: ارشاد الحسن حقانی

مولانا عبدالرزاق سنگین رحمۃ اللہ علیہ

اکوڑہ خٹک کے ایک درخشندہ "تابندہ" قادر الکلام ادیب، مایہ ناز شاعر اور صاحب ادراک و دانش عالم تھے۔

اکوڑہ خٹک کی مردم خیز زریں سرزمین نے ہمیشہ ہر دور میں نابغۂ روزگار علماء ربانیین، ممتاز محدثین اجلہ مفسرین خدا رسیدہ اکابر روحانیین، اسلامی و قومی شعراء سیاسی زعماء اور شہسواران جہاد اور دیگر نامور پیدا کئے ہیں۔ شیخ طریقت اخوند دین بابا رح جیسے اولیاء اللہ کے کس قدر کرامات سے یہ خطہ منور ہے جو سالکین روحانیین کے سرتاج شیخ رحمکار رحمۃ اللہ علیہ کے استاد و مربی تھے پشتو ادب کے عظیم المرتبت شاعر خوشحال خان خٹک اسی خاک کے فرزند ارجمند ہیں۔ تصوف و سلوک کے علمبردار پیر طریقت سید مہربان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اسی زمین کے چشم و چراغ تھے۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید محقق العصر علامہ مولانا محمد نور (المعروف بہ سخروی مولانا) رحمۃ اللہ علیہ،

قاضی لطیف الدین قاضی امین الحق، حضرت بادشاہ گل صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بڑے بڑے علماء کرام نے اس بستی میں آنکھیں کھولی ہیں۔ بالخصوص فخر المحدثین استاذ العلماء حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ پر اس زمین کو بجا فخر ہے جن کا علمی مقام مثالی زہد و تقویٰ اور جن کے عظیم علمی خدمات کا ثمرہ دارالعلوم حقانیہ جیسی عظیم اسلامی یونیورسٹی کی شکل میں موجود ہے ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم اپنے اس بابرکت بستی کے چیدہ اور نامور شخصیتوں کے سنہری کارناموں سے یکسر ناواقف ہیں۔

مرحوم مولانا عبدالرزاق سنگین راقم الحروف کے دیرینہ مخلص ساتھی تھے وہ عمر میں مجھ سے تقریباً سات آٹھ سال بڑے تھے وہ بچپن ہی سے علوم عربیہ کے دلدادہ تھے اور دینی علوم سے بے پناہ محبت کے بنا پر اس نے علوم عربیہ میں وہ مقام حاصل کیا تھا جو ایک قابل فاضل سند یافتہ کا ہو۔ وہ روانی کے ساتھ عربی بول سکتے تھے، فارسی میں تو خصوصی مہارت کے حامل تھے۔ کیونکہ فارسی ادب کی تمام کتابیں انہوں نے اپنی مسجد میں حضرت مولانا عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ قصابانو حاجی صاحب" سے بار بار پڑھی تھیں جو فارسی ادب میں اونچے درجے کے عالم تھے ہمارے شیخ الحدیث .... اور حضرت بادشاہ گل نے بھی فارسی ادب کی کتابیں مولانا عبدالرحیم صاحب سے پڑھی تھیں۔ بندہ نے بھی نظم کی بعض کتابیں ان سے پڑھیں۔ ان کی مسجد میں ان سے ملاقاتیں ہوتی تھیں، اور فارسی اشعار میں کبھی کبھی بیت بازی کے مواقع بھی سامنے آجاتے تھے انہیں ہزاروں اشعار یاد تھے مسجد قصاباں میں طلباء کا ہجوم ہوتا تھا ہر وقت علمی مسائل پہ گفتگو ہوتی تھی جس سے سنگین صاحب

کی علمی استعداد پختہ ہوگئی تھی ہمارے والد بزرگوار حضرت مولانا سید قدرت شاہ رحمۃ اللہ علیہ مجلس احرار اسلام کے سرگرم رکن تھے مولانا عبدالرزاق سنگین بھی مجلس احرار اسلام کے شیدائی تھے والد صاحب کے ساتھ ان کے گہرے روابط تھے۔ سنگین صاحب نے مجلس احرار اسلام کے سٹیج سے فتنۂ قادیانیت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے وہ اگرچہ مختلف گورنمنٹ سکولوں میں مدرس رہ چکے تھے مگر باوجود سرکاری ملازم ہونے کے انہوں نے کبھی بھی مداہنت سے کام نہیں لیا۔ بلکہ پوری جرأت و بے باکی سے ان جلسوں میں پرجوش تقریریں فرمایا کرتے تھے جو قادیانیت کے رد میں منعقد کئے جاتے تھے۔

مجھے خوب یاد ہے کہ ایک دفعہ نوشہرہ صدر کی جامع مسجد میں حضرت مولانا قاضی عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ کے زیر صدارت ایک مشاعرہ ہو رہا تھا جس کا مصرع طرح رحمن بابا علیہ الرحمۃ کا ایک شعر تھا۔

نبوّت پہ محمد باندِ تمام سو نشتہ پس لہ محمد انبیاء

اس پر بندہ نے بھی ایک قصیدہ لکھا اور سنگین صاحب کو سنایا مرحوم نے میری حد سے زیادہ حوصلہ افزائی فرمائی جب قاضی عبدالسلام مرحوم صاحب کی خدمت میں پیش کیا اور انہوں نے مطالعہ فرمایا تو فرمانے لگے کہ بہت سخت لکھا ہے میں نے عرض کیا کہ اجازت دے دیں میں قید و بند کے لیے تیار ہوں میں نے علم عروض کے فن تقطیع مرحوم سنگین سے سیکھی۔ ایک دن میں نفحۃ الیمن کے اس شعر کو پڑھ رہا تھا۔

نعق الغراب بما کرهت ولا إزالة للقدر تبکی وأنت قتلتها فاصبر والا فانتحر

سنگین صاحب نے بتایا کہ اس شعر کی تقطیع یوں ہے۔

لَنَعَقِلْ غُرَا ۔ بِبِمَا کَرِہْ ۔ تَوَلَاإِذَا ۔ لَتَلِلْ قَدَرْ ۔ تَبْکِیْ وَاَنْ ۔ تَقَتَلْ تَہَا ۔

فَصْبِرْوَاِلْ ۔ لَافَنْتَحِرْ : متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن ،

بس اسی ایک شعر کی تقطیع سے میں نے فن تقطیع سمجھ لیا پھر مجھے علم عروض سیکھنے کی رغبت پیدا ہوئی، سنگین صاحب حضرت شیخ الحدیث صاحب اور دیگر مدرسین حقانیہ کے درس میں شریک رہتے تھے۔

محترم سنگین صاحب فن مناظرہ میں حاضر جوابی میں بے نظیر تھے۔ قوتِ حافظہ ان کا بہت قوی تھا۔ ایک دفعہ نوشہرہ کے ایک مجسٹریٹ نے ان کو طلب کیا کہ آپ نے فلاں جلسہ میں قادیانیوں کے خلاف تقریر کی ہے۔ مجسٹریٹ اونچی آواز بول رہا تھا تو سنگین صاحب نے کہا کہ سی آئی ڈی کی رپورٹ اسی طرح بے بنیاد ہے جس طرح آپ کو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ سنگین صاحب بہرے ہیں اونچا سنتے ہیں مجسٹریٹ نے کہا کہ مجھے تو کسی نے آپ کے بہرہ پن کی اطلاع نہیں دی تو سنگین صاحب نے کہا پھر کیوں آپ اتنی تکلیف فرماتے ہیں اور گرجدار آواز سے بولتے ہیں۔ مجسٹریٹ شرمندہ ہوا۔

وہ مجلس احرار السلام کے رکن تھے مگر انہوں نے جمعیۃ العلماء اسلام کے لیے بھی بڑا کام کیا ہے ۱۹۷۰ھ میں شیخ الحدیث

مولانا عبدالحقؒ کے انتخابات میں وہ ہمارے ساتھ دن رات شریک رہتے۔ سب سے پہلا دورہ علاقہ نظام پور کا ہم تینوں نے کیا۔ بندہ اور مرحوم سنگین صاحب برادرم حاجی عبدالستار صاحب۔ ہم نے تقریباً ایک ہفتہ نظام پور کے علاقہ میں اہم لوگوں کے ساتھ ملاقاتوں میں گزارا۔ اور ان کو جمعیت کے منشور اور اغراض و مقاصد سے روشناس کیا سب سے پہلے ہم مولوی کرامت اللہ صاحب کے پاس گئے رات ان کے ساتھ گذاری اور تمام رات ان کو جمعیت کے کارناموں اور آئندہ عزائم سے آگاہ کیا۔ پھر اس کے بعد۔

پھر ہم نے اہالیان نوشہرہ کی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا جس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب سے قومی اسمبلی کی نشست پر نوشہرہ حلقہ سے انتخابات کے لیے کھڑے ہونے کی اپیل تھی۔ جس سے تمام علاقہ میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب انتخابات لڑیں گے۔ حضرت راضی نہیں تھے ان کے خصوصی رفقاء اور دارالعلوم کے اراکین بھی ہماری مخالفت کرتے تھے۔ کہ یہ آسان کام نہیں ہے۔ پھر ہم نے علاقہ بھر کے علماء اور ممتاز شخصیات کا ایک جرگہ جو حضرت کی خدمت میں آئے۔ حضرت۔ نے جرگہ کو مان لیا اور وعدہ فرمایا۔ اس کے بعد انتخابات کی سرگرمیاں تیز تر ہوئیں۔ اور حضرت کے تمام احباب اور دارالعلوم حقانیہ کے اراکین و معاونین اور فضلاء دارالعلوم میدان میں نکلے اور سنگین صاحب پشتو اور ہندکو۔ چار زبانوں کے اچھے شاعر تھے۔ کبھی کبھی فارسی اردو زبان میں بھی شعر گوئی کیا کرتے تھے عربی علوم سے کافی شغف تھا حجۃ اللہ البالغہ۔ فوز الکبیر۔ متنبی۔ حماسہ، مقدمہ ابن خلدون کے بعض مقامات مجھ سے پڑھ لیے تھے، حضرت امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ راولپنڈی میں مجلس احرار اسلام کی ایک کانفرنس میں تشریف لائے تھے۔ صبح میں اور سنگین صاحب ان کی قیام گاہ پر گئے وہاں کافی علماء موجود تھے، باتوں باتوں میں شاہ جی نے مذاقاً فرمایا کہ پشتو بھی کچھ زبان ہے جس کی ابتداء دغا سے ہوتی ہے۔ بات بات پر دغا دغا۔ سنگین صاحب نے کہا ہاں جی، اس دن میں ایک پنجابی عالم کے درس میں بیٹھا تو اس نے کہا کہ اللہ کریم نے قرآن کریم میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اور قرآن مجید سے جو زبان کریم بنائے۔ شاہ جی کافی ہنسے، اور فرمایا سنگین صاحب تو بہت خطرناک مولوی ہے۔

سنگین صاحب طب اور حکمت کی کتابوں کا مطالعہ بھی کیا کرتے تھے۔ اس نے پشتو ادب کی بڑی خدمت کی ہے۔ بے سروسامانی کے عالم میں اس نے " دزمہ" ماہنامہ نکالا، اور اس کے ....

فرنگی سامراج کے بدترین دشمن تھے۔ وہ ہمیشہ اپنے شاگردوں کو مذہب اسلام کی طرف ترغیب دیتے تھے۔